Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۹۴۴ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت ۳۰ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۶ جمادی الثانی سنہ ۱۳۹۷ھ ۴ احسان ۱۳۵۶ ہش ۴ جون ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۲۳

# اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۴ احسان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

ضعف کی تکلیف ہے

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۳ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج ناسازئ طبع کے باعث نمازِ جمعہ کے لئے جامع مسجد اقصیٰ تشریف نہ لا سکے۔ حضور کے ارشاد پر نمازِ جمعہ محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں سورہ العصر کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ جو لوگ خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے وہ جتھے، دولت، سیاست اور صنعت کو ترقی کا راز سمجھتے ہیں مگر در اصل وہ گھاٹے میں رہتے ہیں اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کے مامور پر ایمان لا کر اس کی قدرتوں پر زندہ یقین حاصل کرتے ہیں وہی اصل کامیابی حاصل کرتے ہیں۔

آپ نے حضرت مولانا ابو العطاء صاحب کی اچانک الم ناک وفات کا ذکر کرتے ہوئے جو اس ہفتہ کے دوران واقع ہوئی فرمایا کہ حضرت مولوی صاحب کی پوری زندگی اِس امر کی شاہد ہے کہ آپ نے آخری دم تک خدمتِ دین کی سعادت حاصل کی اور اس طرح حقیقی مومنانہ کامیابی کا ہمارے لئے نمونہ چھوڑا جو تاریخِ احمدیت میں ہمیشہ یاد رہے گا ہماری نئی نسل اور جماعت کے نئے علماء کے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے۔ ان کی وفات سے بظاہر جو خلاء نظر آتا ہے اسے پورا کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ خدا کرے کہ ہم سب حضرت مولوی صاحب کے نمونہ کو اختیار کر کے خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت کرنے اور زندگی کے ہر لمحہ کو خدمتِ دین کے لئے وقف کرنے کی توفیق پائیں۔

میرے چھوٹے بھائی میجر محمود احمد ملک امریکہ اپنے علاج کے لئے بحری جہاز سے روانہ ہوئے تھے لیکن لندن جا کر حالت زیادہ خراب ہو گئی۔ فون سے اطلاع ملی ہے کہ حالت تا حال تشویشناک ہے۔ احباب سے انکی صحتیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ (ملک منصور احمد (ابن محترم ملک غلام فرید صاحب مرحوم) ۸ ٹیمپل روڈ لاہور)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

# اخلاقی تزکیہ اللہ جلّ شانہٗ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا

## اس فضل کے جذب کرنے کیلئے تدبیر، دعا اور صحبتِ صادقین سے فائدہ اُٹھانا ضروری ہے

"بعض لوگ اپنی جگہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ انہوں نے ان اخلاقی بدیوں سے خلاصی پالی ہے لیکن جب کبھی کوئی موقعہ آجاتا ہے اور کسی آدمی سے مقابلہ ہو جاتا ہے تو اُس وقت اس کو بڑا جوش آجاتا ہے اپنے تعلّی اور کبر کے خیال کو دبا نہیں سکتا۔ پھر وہ گند اُس سے ظاہر ہوتے ہیں جن کا وہم و گمان بھی اس پر نہیں ہوتا۔ اُس وقت پتہ لگتا ہے کہ ابھی اس نے خلاصی نہیں پائی اور ابھی کچھ بھی حاصل نہیں کیا اور وہ تزکیۂ نفس جو صلحاء کو حاصل ہوتا ہے جو اصل کمال کی علامت ہے میسّر نہیں آیا۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تزکیہ جس کو اخلاقی تزکیہ کہتے ہیں بہت ہی مشکل ہے اور اللہ جلّ شانہٗ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس فضل کے جذب کرنے کے لئے بھی وہی تین پہلو ہیں جو ابھی ذکر ہوئے یعنی اوّل مجاہدہ اور تدبیر، دوم دعا، سوم صحبتِ صادقین۔ یہ فضل انبیاء علیہم السّلام پر بدرجہ کمال ہوتا ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ اوّل ان کا تزکیہ اخلاقی کامل طور پر خود کر دیتا ہے اُن میں بد اخلاقیوں اور رذائل کی آلائش رہ ہی نہیں پاتی۔ اُن کی حالت تو یہاں تک پہنچ جاتی ہے کہ سلطنت پا کر بھی وہ فقیر ہی رہتے ہیں اور کسی قسم کا کبر ان کے نزدیک بھی نہیں آتا اور باوجود بڑا ہونے کے اپنے آپ کو بڑا نہیں جانتے۔ درحقیقت یہ گند جو نفس کے جذبات کا گند ہے اور جو بد اخلاقی، عُجب، کبر و ریا وغیرہ صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے اس پر موت نہیں آتی جب تک اللہ جلّ شانہٗ کا فضل نہ ہو۔ اور یہ موادِ ردّیہ جلّ نہیں سکتے جب تک معرفتِ الٰہی کی آگ ان کو نہ جلائے۔ جس میں یہ معرفت کی آگ پیدا ہو جاتی ہے وہ اِن اخلاقی کمزوریوں سے پاک ہونے لگ جاتا ہے اور بڑا ہو کر اپنے آپ کو چھوٹا سمجھتا ہے اور اپنی ہستی کی کچھ حقیقت نہیں پاتا۔ وہ اُس نور اور روشنی کو جو انوارِ معرفت سے اُسے ملتی ہے اپنی کسی قابلیت اور خوبی اور عمل کا نتیجہ نہیں سمجھتا اور نہ اُسے اپنے نفس کی طرف منسوب کرتا ہے بلکہ وہ اسے اللہ جلّ شانہٗ کا فضل اور رحمت یقین کرتا ہے۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۰۴ء)

پبلشر: مسعود احمد :: پرنٹر: سید عبد الحی :: مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ :: مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۴ احسان ۱۳۵۶ ہش
۴ جون ۱۹۷۷ء

# حقیقی خوشحالی، آخرت کی دائمی خوشحالی ہے

ہم گزشتہ اداریہ میں قرآن مجید کی رو سے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ مال و دولت اور رزق کی فراوانی ایک بہت ہی کڑا امتحان ہے کیونکہ بسا اوقات لوگ اس فراوانی میں ایسے مگن ہوتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے نازل کردہ دین سے یکسر غافل ہو کر دل و جان سے دنیا ہی کی طرف جھک جاتے ہیں۔ ایسے لوگ آخرت کو فراموش کر کے اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ہلاک کر لیتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کر کے انہیں خبردار کیا ہے کہ:

"لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝"

(المنٰفقون آیت ۱۰)

یعنی تم کو تمہارے مال اور تمہاری اولادیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں اور جو لوگ مال اور اولاد کی محبت میں گرفتار ہو کر اللہ کو یاد کرنے سے غافل ہو جائیں گے وہی گھاٹا پانے والے ہوں گے۔

اس کڑے امتحان میں کامیابی کا طریق اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال و دولت کو اور جو کچھ بھی اس نے انہیں دیا ہے اسے وہ بے دریغ اللہ کے راستے میں خرچ کریں اور یہ کہ اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو وہ خود اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالیں گے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛ (البقرہ آیت ۱۹۶) سے ظاہر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مال اور اولاد کی محبت میں غرق ہو کر ذکر اللہ سے غافل ہونے کی وجہ سے پہنچنے والے نقصان کو بھی واضح کیا ہے اور ذکر اللہ میں برضا و رغبت مشغول رہنے کے بے انداز نفع پر بھی روشنی ڈال کر ہدایت اور گمراہی کی راہوں کو کھول کھول کر بیان کر دیا ہے تاکہ لوگ صحیح راہ عمل اختیار کر کے مال و دولت کی فراوانی کے کڑے امتحان میں کامیاب ہو سکیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ مال کی محبت میں غرق ہونے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے لوگ اسی دنیا کی خوشحالی پر ہی مطمئن ہو کر اگلے جہان کی کبھی نہ ختم ہونے والی خوشحالی سے اپنے آپ کو محروم کر لیتے ہیں۔ چونکہ وہ عارضی فائدہ کی طرف تو دوڑتے ہیں اور اس مستقل فائدہ سے منہ موڑ لیتے ہیں جو ابدالآباد تک چلتا چلا جائے گا۔ اور جس کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوگا اس لئے وہ ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والے گھاٹے میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس طرح خود اپنے ہاتھوں سے اپنے آپ کو ہلاکت کی راہ پر ڈال لیتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے اس ہولناک انجام سے خبردار کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ وَفَرِحُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ۝"

(الرعد آیت ۲۷)

ترجمہ: اللہ جس کے لئے پسند کرتا ہے اس کے لئے رزق کو فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے اس کے لئے رزق کو تنگ کر دیتا ہے (یعنی اللہ بعض کو تو وافر مال عطا کر دیتا ہے اور بعض کو وافر مال عطا نہیں کرتا بلکہ انہیں مقابلۃً تھوڑا مال دیتا ہے) اور یہ (یعنی جنہیں وافر مال عطا کیا گیا ہے ان میں سے بعض لوگ) اس ورلی زندگی (کی آسائشوں) پر ہی خوش ہو گئے ہیں (اور انہوں نے آخرت کو یکسر فراموش کر دیا ہے) حالانکہ یہ ورلی زندگی آخرت کے مقابلہ میں محض ایک وقتی سامان ہے

اور چونکہ ورلی زندگی کی مادی خوشحالی وقتی اور عارضی ہے اس لئے آخرت کی ابدی اور ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی خوشحالی کے مقابلہ میں اس کی بھلا کیا حیثیت ہو سکتی ہے۔ اسی لئے فرمایا:-

"فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيْلٌ ۝"

(التوبہ آیت ۳۸)

ترجمہ: یاد رکھو کہ دنیا کی زندگی کا سامان آخرت کے مقابلہ میں صرف ایک حقیر چیز ہے۔

اور اس لئے حقیر چیز ہے کہ جو لوگ ورلی زندگی کی وقتی اور عارضی خوشحالی کی خاطر آخرت کی دائمی اور ابدی خوشحالی کو فراموش کرنے والے ہیں انہیں اگلے جہان کی ابدی زندگی میں دردناک عذاب میں مبتلا ہونا پڑے گا۔ چنانچہ فرمایا:-

"مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۠ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝" (النحل: ۱۱۸)

ترجمہ: (اس دنیا کی خوشحالی تو) حقیر سا عارضی سامان ہے (اور جو لوگ اس حقیر سے عارضی سامان کی خاطر آخرت کو فراموش کر رہے ہیں) ان کے لئے (اگلے جہان میں) دردناک عذاب مقدر ہے (پس عقلمندی اسی میں ہے کہ انسان اس دردناک عذاب سے بچے)

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اچھی طرح واضح فرما دیا ہے کہ مال و دولت کی محبت میں گرفتار ہو کر خدا کی یاد سے غافل ہو جانا اور آخرت کو فراموش کر بیٹھنا سراسر ہلاکت کی راہ ہے۔

اس کے بالمقابل اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کا یہ وصف بیان کیا ہے کہ وہ دولت کی فراوانی میں بھی اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل نہیں ہوتے۔ ان کی تو یہ حالت ہوتی ہے کہ انہیں دولت میں نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے۔ وہ جملہ دینی فرائض کو کمال مستعدی سے ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے مال کو اسی کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور آخرت کی جوابدہی سے ہر وقت لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس دنیا میں بھی سچی خوشحالی عطا کرتا ہے اور اگلے جہان کی دائمی خوشحالی بھی ان کے لئے مقدر کر دیتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے گھروں کا ذکر کرتے ہوئے جن میں دن اور رات اس کی تسبیح کی جاتی ہے۔ فرماتا ہے:-

"رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَيَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ۗ وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝"

(النور آیات ۳۸-۳۹)

ترجمہ: (صبح و شام اللہ کا یہ ذکر کرنے والے) ایسے لوگ ہیں جن کو اللہ کے ذکر سے اور نماز کے قائم کرنے سے اور زکوٰۃ کے دینے سے نہ تجارت اور نہ مال کی خرید فروخت غافل کرتی ہے۔ وہ تو اس دن (یعنی یوم آخرت) سے ڈرتے ہیں جس میں دل الٹ جائیں گے اور آنکھیں پلٹ جائیں گی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اللہ (دنیا اور آخرت میں) ان کے اعمال کی بہتر سے بہتر جزا دے گا اور ان کو اپنے فضل سے (مال اور اولاد میں) بڑھا دے گا اور اللہ جس کو چاہتا ہے بغیر حساب کے رزق دیتا ہے۔

پس انسان کی تمام تر سعادت اس میں ہے کہ وہ دنیا اور اس کے اموال، اور اس کی زینتوں اور آسائشوں سے دل نہ لگائے کیونکہ یہ انسان کو خدا تعالیٰ اور آخرت سے غافل کر کے اسے حقیقی خوشحالی سے محروم کر دیتی ہیں۔ بلکہ اسے چاہیئے کہ وہ ان تمام چیزوں کے میسر آنے کے باوجود ہمہ وقت ہوشیار رہے اور آخرت کی دائمی خوشحالی کو اپنا مطمح نظر بنائے اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کو کماحقہ بجا لا کر اس کے حصول کے لئے کوشاں رہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے دنیا میں مبعوث ہوئے تو آپ نے اہل دنیا کو دنیا اور اس کی وجاہت اور عارضی خوشحالی کی محبت میں غرق پایا۔ چنانچہ آپ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:-

"تم دنیا کی زندگی پر ایسے مطمئن بیٹھے ہو جیسے کوئی شخص ایک چیز ہمیشہ رہنے والی پر مطمئن ہوتا ہے مگر وہ دوسرا عالم جس کی خوشیاں سچے ایمان کے لائق اور دائمی ہیں وہ ساری عمر میں ایک مرتبہ بھی تمہیں یاد نہیں آتا۔ کیا بدقسمتی ہے کہ بڑے امر اہم سے تم قطعاً غافل اور آنکھیں بند کئے بیٹھے ہو اور جو گزشتنی اور گزاشتنی امور ہیں ان کی ہوس میں دن رات سرپٹ دوڑ رہے ہو۔ تمہیں خوب خبر ہے کہ بلاشبہ وہ وقت تم پر آنے والا ہے جو ایک دم میں تمہاری زندگی اور تمہاری ساری آرزوؤں کا خاتمہ کر دے گا۔ مگر یہ عجیب شقاوت ہے کہ باوجود اس علم کے پھر اپنے تمام اوقات دنیا طلبی میں ہی برباد کر رہے ہو اور دنیا طلبی بھی صرف وسائل جائزہ تک محدود نہیں بلکہ تمام ناجائز وسیلے جھوٹ اور دغا سے لے کر ناحق کے خون تک تم نے حلال کر رکھے ہیں اور ان تمام شرمناک جرائم کے ساتھ جرائم میں پھیلے ہوئے ہیں کہتے ہو کہ آسمانی نور اور آسمانی سلسلہ کی ہمیں ضرورت نہیں ...... اور تم بار بار کہتے ہو کہ ہمیں کیونکر یقین آوے کہ یہ سلسلہ من جانب اللہ ہے۔ میں ابھی اس کا جواب دے چکا ہوں کہ (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# زیمبیا

## تعلیم، زبانیں، قدیم تاریخ اور بیرونی نفوذ وغیرہ

(مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ زیمبیا)

(۲)

### تعلیم:-

۱۹۶۴ء میں (آزادی کے وقت) ملک میں تقریباً چار لاکھ پرائمری سکول کے طالب علم تھے اور ان کو پڑھانے کے لئے ساڑھے سات ہزار اساتذہ تھے۔ تقریباً ۱۴ ہزار طالب علم سیکنڈری سکول میں تھے اور ان کو پڑھانے کے لئے چھ سَو اساتذہ تھے۔ ٹیکنیکل سکولوں میں بارہ سَو طالب علم تھے اور ان کے لئے ۱۲۳ اساتذہ تھے ٹیچرز ٹریننگ کالجوں میں تقریباً پندرہ سَو طالب علم تھے اور ان کو پڑھانے کے لئے ۱۵۰ اساتذہ تھے۔ ۱۹۶۹ء میں یہ تعداد تقریباً ۳۰ فیصد بڑھ گئی اور اب تک کئی گنے بڑھ گئی ہے۔ پرائمری اور سیکنڈری سکولوں میں تعلیم بالکل مفت ہے۔ کتابیں اور سٹیشنری بھی مفت دی جاتی ہیں۔

۱۹۶۶ء میں پہلی یونیورسٹی (دی یونیورسٹی آف زیمبیا) قائم ہوئی اور اب تک یہی ایک یونیورسٹی ہے۔ اس میں تعلیم کی تقریباً تمام اہم لائنیں موجود ہیں جن میں میڈیکل، انجنیئرنگ، قانون، ایگریکلچر اور کامرس وغیرہ شامل ہیں۔ اس میں تمام لوکل طالب علموں کو گورنمنٹ کی طرف سے وظیفہ ملتا ہے۔

### زبانیں:-

ملک میں تقریباً ۷۳ قبیلے ہیں اور تقریباً اتنی ہی قسم کی زبانیں ہیں لیکن بڑی بڑی زبانیں مندرجہ ذیل سات ہیں:-

BEMBA - NANJA - TONGA - LOZI - KAONBE - LUNDA - LUWALA

ان تمام کا منبع وسطی اور جنوبی افریقہ کی قدیمی زبان BANTU ہے۔ (جس کے معنے ہیں "لوگ")

### قدیم تاریخ اور بیرونی نفوذ:-

اس خطہ کی تاریخ کو ضبطِ تحریر میں لانے کا کام آج سے تقریباً ۱۷۵ سال قبل شروع ہوا۔ یورپی سیاح محققین میں سے سب سے پہلے DE LACERDA اس خطہ میں ۱۷۹۸ء میں آیا اور پھر ۱۷۹۸ء میں عیسائی مشنری لونگسٹن (LIVINGSTONE) یہاں ۱۸۵۱ اور پھر ۱۸۷۳ء میں آیا۔ انہوں نے اس خطہ میں اس وقت کے موجود لوگوں کے کچھ حالات قلمبند کئے۔ جن سے یہاں یورپین لوگوں کے باقاعدہ آکر بسنے سے قبل کے کچھ حالات ملتے ہیں۔ جن سے تاریخ کی ابتداء کی گئی۔ بعد میں علم الانسان اور آثار قدیمہ کے ماہرین نے یہاں پتھر کے زمانہ کے آثار اور اس وقت کے آلات دریافت کئے جن سے اس زمانہ کے اُن لوگوں کے قد و قامت اور خدوخال اور بود و باش پر کسی قدر آگاہی ہوئی جو یہاں کبھی آباد تھے۔

۱۹۲۱ء میں زیمبیا کے جنوبی حصہ میں بمقام BROKEN HILL (جسے اب KABWE کہتے ہیں) کان کنی کے دوران ایک انسان کی کھوپڑی اور باقی جسم کی ہڈیاں ملیں۔ یہ ایک پوری عمر کا انسانی جسم تھا۔ ان سے انسانی جسم کا مکمل ڈھانچہ تیار کیا گیا۔ یہ جسم زیمبیا کی جنوبی سرحد پر بمقام لونگسٹن وہاں کی مشہور آبشار کے قریب ایک چھوٹے سے عجائب گھر میں رکھا ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ زیمبیا کے ابتدائی باشندوں کا پورا قد تقریباً ۶ فٹ تھا۔ اس "BONE MAN" کا مشاہدہ کرنے سے (جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے) معلوم ہوا کہ ان کی پیشانی تقریباً معدوم تھی اور بھاری قسم کی ہڈیاں آنکھوں کی بھنوؤں کے نیچے کافی آگے کو بڑھی ہوئی تھیں۔ ان کے منہ بہت بڑے تھے اور گردنیں بہت چھوٹی تھیں۔ یہ یہاں کے پتھر کے زمانے کا انسان تھا۔

ان ابتدائی باشندوں کو بعد میں شمال اور جنوب سے آنے والے بلند قامت قبائل نے اس ملک سے کلیۃً نکال دیا۔ یہ باشندے اب بھی زیمبیا سے ملحقہ شمالی ملک زئیر میں خطِ استوا پر واقع ایک علاقہ میں پائے جاتے ہیں۔ ان کے قد ۴ فٹ سے زیادہ نہیں۔

اس کے معاً بعد آباد ہونے والے لوگ ۵ فٹ قد کے تھے۔ ان کو تاریخ دان "جنگلی آدمی" (BUSHMAN) کے نام سے پکارتے ہیں۔ یہ لوگ جھاڑیوں اور غاروں میں رہتے تھے۔ وہ انتقال مکانی کرتے تھے لیکن جھونپڑیاں نہ بناتے تھے۔ اُن کی جلد جھریوں والی زردی مائل رنگ کی تھی۔ ان کے سروں پر چند بال ہوتے تھے۔ یہ لوگ کوئی کپڑا نہ پہنتے تھے لیکن سردی سے بچاؤ کے لئے جانوروں کی کھالیں اوڑھتے تھے۔ اب سے تین ہزار سال قبل تک صرف یہی لوگ زیمبیا میں آباد تھے۔ ان کی خوراک جنگلی جانور، درختوں کی جڑھیں اور جنگلی پھل تھے۔ یہ پکانے اور گرمی حاصل کرنے کے لئے آگ بھی جلاتے تھے۔ پانی کا ذخیرہ شترمرغ کے انڈوں میں کرتے تھے۔

اس وقت کے غاروں میں نقش و نگار بھی ملتے ہیں جو زیادہ تر زمین کی سطح سے ۱۲ فٹ کی بلندی پر چٹانوں پر ہیں۔ ان کی تصاویر میں تیر کمان بھی نظر آتے ہیں اور ناچنے کے انداز کے نقوش بھی۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے مشاغل شکار، لڑائی اور ناچ تھے۔ ان نقش و نگار کے رنگ سیاہ، سفید، زرد، سرخ اور بھورے رنگ کی مٹی کے امتزاج سے بنائے جاتے تھے۔ ان کی زبان کلک (CLICKS) اور سیٹیوں (WHISTLES) سے بنتی تھی اور ان کے گانے مختلف جانوروں اور پرندوں کی آوازوں کی نقل تھے۔ ان کے ناچ بھی مختلف جانوروں کی حرکات سے مشابہت رکھتے تھے۔ یہ نسل بھی اب ملک میں موجود نہیں۔ ہاں جنوبی افریقہ کے ایک حصہ میں اب بھی یہ لوگ جنگلوں میں آباد ہیں۔

### ہاٹن ٹوٹس (HOTTENTOTS)

یہ نسل بھی شمال کی طرف سے آئی۔ لیکن یہ لوگ بھی یہاں زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے بلکہ آہستہ آہستہ نقل مکانی کرتے ہوئے جنوبی افریقہ کی طرف چلے گئے۔ ان لوگوں نے سب سے پہلے یہاں گائے بکریاں وغیرہ پالنی اور ان کا دودھ مٹی کے برتنوں میں رکھنا شروع کیا۔ یہ لوگ دہی کو سب سے زیادہ پسند کرتے تھے۔ انہوں نے سب سے پہلے زمین میں بیج ڈالکر پودے اُگانے کا کام شروع کیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ یہاں مستقل طور پر آباد ہونا چاہتے تھے لیکن ٹسی ٹسی مکھی (Tse-Tse fly) نے ان کو ملک چھوڑ کر جنوب کی طرف کوچ کرنے پر مجبور کیا۔ ان کے آثار سے ظاہر ہے کہ وہ لوہے اور تانبے کی برچھیاں اور نیزے استعمال کرتے تھے۔

### بانتو باشندے (BANTU)

حضرت مسیح علیہ السلام سے تقریباً تین سو برس قبل شمالی افریقہ سے بڑی تعداد میں یہ لوگ یہاں آئے۔ یہ مختلف گروہوں میں مختلف مقامات پر آباد ہوئے لیکن سب کی زبان ایک ہی تھی۔ ان سے بھی پہلے یہاں شمال مشرق سے عرب تاجر سمندر کے راستے بڑی بڑی جہاز نما کشتیوں میں مشرقی ساحل کے راستے یہاں آنا شروع (ہوئے) انہوں نے ان کو باقاعدہ مویشی پالنے اور کھیتی باڑی کے راز بتائے اور مختلف سبزیوں اور پھلوں کے پودے لاکر دیئے لیکن یہاں سے بڑی تعداد میں لوگوں کو غلام بنا کر بھی لے جاتے تھے

عربوں کے زیر اثر بانتو باشندوں میں بھی مویشیوں کی افزائش اور ان کے ریوڑ پالنے کا شوق پیدا ہوا جس قبیلہ کے پاس مویشی زیادہ ہوتے وہی زیادہ ترقی یافتہ اور طاقتور کہا جاتا۔ ہر قبیلہ کا ایک سردار ہوتا جو اسکے لوگوں کے قواعد و ضوابط کا اعلان کرتا اور ضبط اور نظام قائم رکھنے کے لئے قواعد کی پابندی نہ کرنے والوں کو جرمانے کرتا جن کی رُو سے وہ مویشیوں کی معین تعداد سردار کے سپرد کرتے۔

شادی کے لئے دلہن کی قیمت اُس کے باپ کے حوالے کی جاتی تھی۔ آگے کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah



مویشیوں کے گوبر کے اوپلے استعمال کئے جاتے نیز گوبر کو بطور سیمنٹ کے مٹی میں ملا کر مکانات کی تعمیر کا کام کیا جاتا۔

مذہبی تقریبات میں مویشیوں کی قربانی بھی کی جاتی۔ جب کسی ایک جگہ چراگاہوں کی گھاس ختم ہو جاتی تو کسی اور سرسبز علاقے کی طرف چل پڑتے اور طاقتور قبیلہ کمزور قبیلہ کو وہاں سے جا ہٹا نکال دیتا۔ آخر کار جب اس خطہ کی سرسبزی ختم ہو گئی تو وہ یہاں سے جنوب کی طرف روانہ ہو گئے۔

## تاجروں کی آمد:۔

جیسا کہ اُوپر ذکر کیا گیا ہے اس خطہ میں جو تاجر سب سے پہلے آئے وہ عرب تھے۔ انہی کی وجہ سے تاریخ میں سب سے پہلے افریقہ اور ایشیا کا باہم معاشی اور تجارتی ملاپ ہوا۔

عرب افریقہ کے تقریباً ہر حصہ میں ہی پہنچے۔ یورپین باشندوں کی آمد سے قبل مسلمان عرب موجودہ ملاوی (MALAWI) تک آئے اور کچھ شمالی زیمبیا میں بمقام انڈولا (NDOLA) بھی پہنچے۔

اسلام سے قبل عرب یہاں سے کثیر تعداد میں لوگوں کو غلام بنا کر لے جایا کرتے تھے لیکن ان مسلمان عربوں نے غلام بنانے کے لئے لوگوں کو زنجیروں سے جکڑنے کی بجائے ان کے لئے یہاں ہندوستان کا بنا ہوا کپڑا، چاقو، کلہاڑیاں، ہیرے جواہرات، شیشہ، مٹی کے برتن، بالٹیاں، مصالحہ جات اور مختلف سبزیوں، اناج اور پھلوں کے بیج لائے اور انکی کاشت کے طریق بھی بتائے اور ان کو یہ عرب توحید کا سبق دیتے اور عبادت کا طریق بھی بتاتے اور اخلاقیات کے سبق دیتے۔ شراب خوری سے منع کرتے اور اپنا کام ختم کر کے اکثر واپس چلے جاتے تھے۔ لہذا یہاں کے باشندوں نے کثرت سے اسلام قبول کیا۔ ابھی وہ ملک کے دوسرے حصوں میں اپنا باقاعدہ کام شروع نہ کر پائے تھے کہ نوآبادیات قائم کرنے والے یورپی تاجر اور عیسائی مبلغ آ پہنچے۔ چونکہ یہ عرب مسلمان عیسائیت پھیلانے کے راستے میں بڑی روک تھے نیز یورپی تاجر (خاص طور پر پرتگالی اور انگریز) جو غلاموں کے جہاز بھر بھر کر نائیجیریا میں سلیو کوسٹ (SLAVE COAST) اور سیرالیون میں فری ٹاؤن (FREETOWN) کی بندرگاہوں سے ہوتے ہوئے یورپ کے ملکوں اور امریکہ میں فروخت کرتے تھے۔ ان کے راستے میں بھی یہ عرب مسلمان بڑی روک تھے لہذا عیسائی مشنری سیاح لونگسٹن وغیرہ نے وسطی زیمبیا کے باشندوں کو ساتھ ملا کر عربوں کو زیمبیا سے مار بھگایا۔

زیمبیا کی تاریخ لکھنے والے تمام عیسائی مؤرخین سکول کی کتابوں کے ذریعہ یہ اثر قائم کرنا چاہتے ہیں کہ غلامی کا انسداد لونگسٹن کے ذریعہ ہوا جس نے عربوں کو یہاں سے مار بھگایا۔ گو ان کی تاریخ میں یہ بھی واضح طور پر مذکور ہے کہ عرب اس خطہ میں عیسیٰ علیہ السلام سے کم از کم دو سو سال قبل آئے لیکن جب وہ ابتدائی عرب لوگوں کے اس ملک میں آنے کا ذکر کرتے ہیں تو ان کے تعارف میں سب سے پہلے یہ کہتے ہیں کہ عرب لوگوں کا مذہب اسلام ہے جو کہ غلاموں کے ساتھ نیک سلوک کی تلقین کرتا ہے لیکن غلامی کی اجازت دیتا ہے اور اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ جو مسلمان نہ ہوں ان کے خلاف جہاد کر کے ان کو جان سے مارنا، ان کے اموال پر قبضہ کرنا اور ان کو غلام بنانا ثواب کا موجب ہے اور جنت وارث بناتا ہے جبکہ یہ باتیں بالبداہت باطل ہیں کیونکہ اسلام ہی نے دراصل دنیا میں سب سے پہلے غلامی کے انسداد کی تعلیم دی ہے۔

اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ اسلام کے بعد بھی بعض عرب آ کر افریقنوں کو غلام بنا کر ان کی تجارت کرتے تھے تو جس طرح تقریباً ہر قوم میں عیسائی اور مسلمان دونوں موجود ہیں اسی طرح عربوں میں بھی یہودی، عیسائی اور مسلمان موجود ہیں۔ پس ایسے عرب جو افریقہ میں غلاموں کی تجارت کرتے تھے وہ یقیناً عیسائی یا یہودی تھے

خود اسلام کا اس خطہ میں پھیلنا اور عربوں کے اس ملک سے کلیۃً چلے جانے کے بعد اس کا اس قدر مستحکم رنگ میں پھیلنا کہ باوجود عیسائی مبلغوں کے سارا زور لگانے کے ان کا اسلام کو ترک نہ کرنا بلکہ اور بھی پختگی سے قائم ہوتا جاتا ہے کہ مسلمان عربوں نے نہ ان کو غلام بنایا تھا اور نہ ہی ان پر ظلم کیا تھا۔ کیونکہ جو مذہب ظلم اور جبر کے تحت قبول کیا جائے وہ ہمیشہ عارضی ہوتا ہے اور جبر اور ظلم کرنے والوں کے غائب ہوتے ہی اُسے ترک کر دیا جاتا ہے۔

عیسائی مشنری بالغ مسلمانوں میں سے کسی کو عیسائی نہ بنا سکے۔ انہوں نے عیسائیت اُن مسلمان بچوں کے ذریعہ پھیلائی جن کو سکول میں داخل کرتے ہی وہ جبراً عیسائی بنا لیتے تھے اور ان کی پرورش اس طرح کرتے تھے کہ وہ بالغ ہونے تک اپنے ماں باپ سے دُور رہیں اور عیسائیت کے ماحول میں ہی پڑے ہوں۔

### یورپی تاجر:۔

دنیا کی دیگر نو آبادیات کی طرح یہاں برطانوی تاجر اور عیسائی مبلغ مل کر اس ملک میں آئے اور برصغیر کی "ایسٹ انڈیا کمپنی" کی طرح یہاں "ساؤتھ افریقہ کمپنی" قائم کی۔ جس نے آہستہ آہستہ ملک پر اپنی حکومت قائم کی اور پھر اُسے حکومت برطانیہ کے ماتحت لے آئے۔

### مذاہب:۔

اس ملک کے ابتدائی مذہب کے لوگ ANIMISTS کہلاتے ہیں۔ ان کا یقین ہے کہ انسانی روح بھی ایک قسم کا جسم ہے جو جسم سے باہر بھی موجود ہوتا ہے جس کا تجربہ اور مشاہدہ انسان کو خواب میں اور بعض اور مواقع پر حاصل ہوتا رہتا ہے۔ روح ایک جسم سے دوسرے جسم کی طرف منتقل ہو سکتی ہے اور انسان کے مرنے کے بعد قائم رہتی ہے اور بصورت روح کی شکل میں یا دوبارہ کسی اور جسم کی پیدائش کی صورت میں ظاہر ہوتی رہتی ہے۔ اب بھی اکثریت پر انہی عقائد کا اثر ہے۔ علاوہ ازیں عیسائی بڑی اقلیت ہیں اور مسلمان چھوٹی اقلیت میں موجود ہیں۔ حکومت کے اداروں میں تقریباً تمام زیمبین عیسائی ہیں۔

آج سے پانچ سال قبل تک درآمدی تجارت اور بڑے اسٹور تقریباً سارے کے سارے یورپین اور ایشین کے ہاتھ میں تھے۔ سب سے بڑے سٹورز یوروپینز کے ہیں جو تعداد میں تین چار ہیں اور جن کی شاخیں ملک کے مختلف حصوں میں قائم ہیں۔ دوسرے نمبر پر تھوک اور پرچون کے تقریباً سارے سٹور ہندوستان کے گجرات کاٹھیاواڑ اور سورت کے علاقہ سے آنے والے مسلمانوں اور ہندوؤں کے ہاتھ میں ہیں لیکن یہ سارے سٹورز بڑی تیزی سے نیشنلائز ہو رہے ہیں۔

اعلیٰ تعلیم کے اساتذہ کی بڑی اکثریت ہندوستانی اور اس سے کم پاکستانی اور یورپی اور دیگر بیرونی ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسی طرح ڈاکٹروں اور انجنیئروں میں بھی ایشینز کی اکثریت ہے نیز مختلف وزارتوں میں بھی ایشینز موجود ہیں لیکن حکومت بڑی تیزی سے ان جگہوں پر زیمبینز کو لگا رہی ہے۔

احمدیہ مسلم مشن کے قیام کے لئے خاکسار اکتوبر ۱۹۷۱ء میں پہنچا۔ ابتداءً صرف تین ماہ کا ویزا حاصل ہوا تھا۔ اس دوران نائیجیریا میں احمدیہ مسلم مشن رجسٹرڈ ہو گیا۔

زیمبیا میں تین ماہ قیام کے بعد تنزانیہ میں چھ سات ماہ قیام کیا اور پھر زیمبیا میں مستقل رہائش کی اجازت ملنے پر زیمبیا واپس آیا اور اکتوبر ۱۹۷۲ء میں باقاعدہ مشن کا کام شروع ہوا۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے۔

## مطالبات تحریک جدید کا خلاصہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ان مطالبات (مطالبات تحریک جدید۔ ناقل) کا خلاصہ چار باتیں ہیں۔ اوّل جماعت کے افراد میں عملی زندگی پیدا کرنا خصوصاً نوجوانوں کے اندر بیداری اور عملی جوش پیدا کرنا۔ دوسرے جماعتی کاموں کی بنیاد بجائے مالی بوجھ کے ذاتی قربانیوں پر زیادہ رکھنا۔ تیسرے جماعت میں ایک ایسا فنڈ تحریک جدید کا قائم کر دینا جس کے نتیجہ میں تبلیغ کے کام میں مالی پریشانیاں روک پیدا نہ کریں۔ چوتھے جماعت کو تبلیغی کاموں کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دلا دینا۔" (کتاب مطالبات تحریک جدید صلا)

(وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقالِ پُرملال پر

## احمدی جماعتوں کی طرف سے تعزیتی قراردادوں کے ذریعہ دلی ہمّ و غم کا اظہار

### جماعت احمدیہ بہاولپور

"ہم ممبرانِ انجمن احمدیہ بہاولپور پاکستان حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر انتہائی رنج و غم اور صدمہ کا اظہار کرتے ہیں۔ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کے بعد جماعت کی خواتین میں آپ کا خاص روحانی مقام تھا۔ آپ سب احمدی خواتین کا مرجع تھیں آپ کی جدائی نے حضرت اماں جان رضی کی یاد تازہ کر دی۔ آپ کی وفات ایک جماعتی صدمہ ہے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے بڑی صاحبزادی تھیں اور بچپن سے ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو سچی خوابیں اور کشوف ہوتے رہتے لیکن اپنی بے نفسی کے باعث بہت کم ان کا اظہار فرماتیں۔ آپ کا وجود اللہ تعالیٰ کے بیشمار نشانات کا مظہر تھا۔ آپ کی وفات کے باعث جماعت ایک دعا گو بزرگ ہستی سے محروم ہو گئی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کی طبیعت میں اعلیٰ درجہ کا ادبی ذوق پیدا کیا تھا۔ آپ کا موضوعِ سخن ہمیشہ اسلام اور اس کی عالمگیر تعلیمات، سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم رہا آپ کی زندگی کا ہر لحہ خدا کی یاد میں گزرتا تھا۔ سخت تکلیف کے وقت بھی اللہ تعالیٰ کا نام ہی زیرِ لب رہا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے۔ ہم اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد خاندان، خاندان حضرت نواب محمد علی صاحب رضی اللہ عنہ سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ میاں حضرت سیدہ مرحومہ رضی کو جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے۔ آمین!"

### جماعت احمدیہ پشاور

"ہم ممبران جماعت احمدیہ پشاور کو حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کا دلی صدمہ ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

حضرت سیدہ مرحومہ رضی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بشیر اولاد میں سے ایک درخشندہ گوہر تھیں۔ وہ ایک نہایت بزرگ، دعا گو خاتون تھیں جن کی دعاؤں سے ہم محروم ہو گئے۔ افراد جماعت احمدیہ پشاور اس عظیم جماعتی سانحہ پر سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حضرت مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی، حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی اور آپ کے صاحبزادگان نواب محمد احمد خان صاحب نواب مسعود احمد خان صاحب، صاحبزادیاں اور دیگر تمام افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور افراد خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمام احباب جماعت سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ وہ حضرت سیدہ مرحومہ رضی صاحبہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اپنے قرب خاص سے نوازے اور آپ کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے اور آپ کے جملہ لواحقین اور افراد جماعت کا ہر رنگ میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین!"

### جماعت احمدیہ جہلم

"۲۷ رمئی کو جماعت احمدیہ جہلم شہر کے ایک ہنگامی اجلاس میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کیا گیا۔ اور حضرت ممدوحہ رضی کی وفات کو ایک جماعتی صدمہ قرار دیا گیا۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبشر اولاد اور شعائر اللہ میں سے تھیں۔ آپ کی وفات کی وجہ سے جماعت ایک قیمتی، بابرکت اور مجسم دعا وجود سے محروم ہو گئی ہے۔ جماعت کا ہر فرد حضرت سیدہ ممدوحہ رضی کی کمی کو بری طرح محسوس کرتا ہے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ آپ جماعت کے لئے بیش بہا خزانہ اور قیمتی سرمایہ تھیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ سیدہ ممدوحہ رضی کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ہم سب کو صبر کی توفیق عطا فرمائے اور ہم میں سے ہر ایک کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی ہمت عنایت فرمائے۔ آمین!"

### جماعت احمدیہ راولپنڈی

"ہم جملہ اراکین جماعت احمدیہ راولپنڈی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی کے انتقال پُرملال پر انتہائی غم اور دلی افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

حضرت سیدہ ممدوحہ رضی اللہ عنہا کا وجود بابرکت ہم سب کے لئے خیر و برکت، تقویتِ ایمان اور ازدیادِ عرفان کا موجب تھا اس لئے کہ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی لاریب ایک آیۃ اللہ تھیں اور الٰہی بشارتوں کے مطابق نہایت درجہ مقدس اور جنابِ الٰہی سے "عزت" کا لقب پانے والی خاتونِ مبارکہ تھیں۔

ہم تمام ارکان جماعت احمدیہ راولپنڈی اللہ تعالیٰ کے حضور نہایت درد دل سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ رضی کو اعلیٰ علیین میں بلند درجات عطا فرمائے اور مرحومہ رضی کے ہم سب لواحقین کو یہ عظیم صدمہ صبر و استقلال سے برداشت کرنے کی توفیق بخشے اور ہمیں ان کے روحانی ورثہ سے ہمیشہ استفادہ کرتے رہنے کی استطاعت عطا فرمائے۔

ہم اس غیر معمولی اجلاس کے ذریعہ اس جانکاہ سانحہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام افراد اور خاندانِ حضرت نواب محمد علی خان رضی اللہ عنہ سے دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے عاجزانہ طور پر دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو یہ سانحہ عظیم برداشت کرنے کی طاقت بخشے اور ہم سب کا ہمیشہ سے حافظ و ناصر اور کفیل و مددگار ہو۔ آمین ثم آمین!"

### جماعت احمدیہ ساہیوال

"ہم سب افراد جماعت احمدیہ ساہیوال

### لیڈر بقیہ صفحہ ۲

اس درخت کو اس کے پھلوں سے اور اس نیّر کو اس کی چمک سے شناخت کر دگے۔ میں نے ایک دفعہ یہ پیغام تمہیں پہنچا دیا ہے۔ اب تمہارے اختیار میں ہے کہ اس کو قبول کرو یا نہ کرو اور میری باتوں کو یاد رکھو یا لوحِ حافظہ سے مٹا دو۔

جیتے جی قدر بشر کی نہیں ہوتی پیارو
یاد آئیں گے تمہیں میرے سخن میرے بعد"
(فتح اسلام صفحہ ۴۳-۴۴)

○

حضرت سیدہ نواب مبارکہ صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر شدید غم اور صدمہ کا اظہار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو روحانی اور علمی اور ادبی لحاظ سے بلند مقام بخشا تھا۔ جماعت کا ہر فرد آپ کی دعاؤں کی برکت سے مستفید ہو رہا تھا۔ اور آپ ہر ایک کی ہمدردی اور غم خواری اور دعاؤں سے مدد فرماتی تھیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ رضی کو جنت الفردوس میں بلند سے بلند مقام بخشے اور اپنی کامل رضا سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی طاقت اور توفیق بخشے اور جو اپنی زندگی میں ہمارے لئے دعائیں کرتی رہی ہیں ہمارے حق میں قبول فرمائے اور ہمیں اپنی کامل رضا کی راہوں پر چلائے۔ ہم سب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور جملہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔ مولا کریم ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اللّٰھم آمین!"

(باقی آئندہ)

○

### بچوں کی تربیت کا آسان اور مؤثر ذریعہ

اگر آپ حقیقتاً اپنے بچوں میں دینی روح پیدا کرنا چاہتے ہیں تو انہیں تشحیذ الاذہان پڑھنے کے لئے دیجئے!

یہ دلچسپ اور نہایت مفید پیارا رسالہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیرِ انتظام باقاعدگی سے ہر ماہ کی پہلی تاریخ کو مرکز ربوہ سے شائع ہوتا ہے اور یقیناً اس قابل ہے کہ بچوں والا ہر احمدی گھرانہ اسے ضرور منگوائے

سالانہ قیمت دس روپے ہے

(مینیجر ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

### دانتوں کی حفاظت کا رسالہ

۔۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے!

کیور ہیڈ میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ موہیو)

ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah



## حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر

# مجلس وقفِ جدید انجمن احمدیہ کی قرارِ دادِ تعزیت

مجلس وقفِ جدید انجمن احمدیہ اپنے ہنگامی اجلاس میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی لختِ جگر اور آپؑ کی مبشر اولاد میں سے ایک درخشندہ آیت اللہ تھیں۔ آپ کا اسم بامسمّیٰ وجود مجسّم برکت تھا۔ آپ علم و عرفان کا ایک بیش قیمت خزانہ اور جماعتِ احمدیہ کے لئے دعاؤں کا گنجِ گراں مایہ تھیں۔ آپ کو بچپن ہی میں صاحبِ کشف و الہام ہونے کا شرف نصیب ہوا اور ابتداء ہی سے آپ کا دل مہبطِ انوارِ الٰہی رہا۔ بے حد فہیم و ذکی، علم و ادب کے آسمان کا ایک درخشندہ ستارہ، انتہائی دردمند اور غمگسار دل رکھنے والی تھیں۔ شکستہ دلوں اور گرفتارِ آلام و مصائب احباب کے لئے آپ کی دعائیں اور انتہائی ہمدردانہ اور مشفقانہ سلوک گہری تسکین اور دلداری کا موجب بنتے۔ حضرت امّاں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے وصال کے بعد بلاشبہ جماعت کی بزرگ ترین خاتون تھیں۔ یقیناً یہ خلاء ایسا ہے کہ جسے پُر نہیں کیا جاسکتا۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بے پایاں فضل و کرم سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اس نقصان کو پورا فرمائے اور خواتینِ سلسلہ کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ کے نیک اور پاکیزہ اُسوہ کو ہمیشہ زندہ رکھیں۔ کثرت سے دعائیں کرنے والی ہوں اور اُن کے دل مہبطِ انوارِ الٰہی ہوں۔

اس موقع پر ہم حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ سلّمہا ربّہا، حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ سلّمہا ربّہا، مکرم محترم نواب محمد احمد خان صاحب سلّمہ ربّہٗ، مکرم محترم نواب مسعود احمد خان صاحب سلّمہ ربّہٗ، مکرمہ محترمہ صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ سلّمہا ربّہا، مکرمہ محترمہ صاحبزادی آصفہ مسعودہ بیگم صاحبہ سلّمہا ربّہا اور جملہ افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں دلی تعزیت اور رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمیشہ ممدوحہ مرحومہ کی نیک دعاؤں کا وارث بنائے اور اُن کی دعاؤں کے ثمرات ہمیشہ ہمیں پہنچتے رہیں۔

(ممبرانِ مجلس وقفِ جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

# عزیز طاہر محمود ابن محترم ملک محمد خان صاحب کی افسوسناک وفات

## اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ محترم ملک محمد خان صاحب آف اسلام آباد کے صاحبزادے عزیز طاہر محمود بعمر چودہ سال کراچی میں دل کا آپریشن ہونے کے ایک ہفتہ بعد ۲۶ اور ۲۷ مئی ۱۹۷۷ء کی درمیانی رات بوقت ساڑھے بارہ بجے وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی نعش ۳۰ مئی کو بذریعہ جناب ایکسپریس کراچی سے ربوہ لائی گئی اُسی روز بعد نمازِ عصر ازراہِ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمازِ جنازہ پڑھائی بعد ازاں جنازہ کو قبرستانِ عام لے جاکر وہاں مرحوم کی تدفین عمل میں آئی۔ قبر پر محترم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے دعا کرائی۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے بھی قبر پر جا کر دعا کی۔

عزیز طاہر محمود گزشتہ پانچ سال سے بعارضہ قلب بیمار تھے۔ ماہرینِ امراضِ قلب کے مشورہ کے مطابق عزیز کو شعبۂ امراضِ قلب جناح ہسپتال کراچی میں داخل کرایا گیا جہاں ۱۹ مئی کو دل کا آپریشن کر کے VALVE تبدیل کیا گیا۔ آپریشن بظاہر کامیاب رہا تھا اور عزیز کی حالت بہتر ہو رہی تھی لیکن ۲۶ اور ۲۷ مئی کی درمیانی شب اچانک طبیعت خراب ہوئی اور عزیز بقضاء الٰہی خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

مرحوم بہت پختہ عزم اور اعلیٰ صلاحیتوں کے مالک تھے۔ ابھی نویں جماعت کے طالبِ علم اور بہت ذہین اور لائق تھے اور امتحانات میں ہمیشہ بہت امتیازی پوزیشن حاصل کرتے تھے۔ اپنی عمر کے لحاظ سے جماعتی سرگرمیوں میں بہت ذوق و شوق سے حصّہ لیتے تھے اور چندوں میں بھی خاص اخلاص اور جوش کے ساتھ حصّہ لیتے رہے۔ طبیعت میں بفضل اللہ تعالیٰ غیر معمولی سعادت تھی۔

احبابِ جماعت اور بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنّت الفردوس میں خاص مقامِ قرب عطا فرمائے اور والدین اور بہن بھائیوں کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور دین و دُنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

# محررین ــــ اور ــــ انسپکٹران کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین اور انسپکٹران کی ضرورت ہے ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں جو دینی کاموں سے شغف اور خدمتِ دین کا شوق رکھتے ہوں اور مستقل طور پر مرکز میں رہ کر کام کرنے کے خواہشمند ہوں۔ تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک ہونی چاہیئے۔ درخواست میں اس بات کا بوضاحت ذکر کریں کہ کلرک کا کام کرنے کے یا بطور انسپکٹر کام کرنے کے خواہشمند ہوں گے۔ ایسی درخواستیں ۱۴؍۶؍۷۷ تک سیکرٹری کمیشن (ناظر بیت المال آمد) کو موصول ہوجانی چاہئیں۔ جو امیدوار کمیشن کے تحریری امتحان اور انٹرویو میں کامیاب ہوں گے انہیں حسبِ ضرورت تاریخ تقرر سے ۱۶۰-۸-۲۰۰/۱۰-۳۲۰ کے گریڈ میں -/۱۶۰ روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ گریجوایٹ امیدواران کو جنہوں نے سارے مضامین میں بی۔اے کا امتحان پاس کر لیا ہے حسبِ ضرورت تاریخ تقرر سے ۱۸۵-۱۰-۲۳۵/۱۲-۳۶۷ کے گریڈ میں -/۱۸۵ روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔

درخواستیں بھجواتے وقت مندرجہ ذیل کوائف درج کئے جائیں۔ نامکمل درخواستوں کو زیرِ غور نہیں لایا جاسکے گا۔

(۱) نام امیدوار معہ مکمل پتہ (۲) ولدیت (۳) تعلیمی قابلیت معہ نقل سند (۴) تاریخ پیدائش معہ حوالہ سند (۵) سابقہ تجربہ (۶) جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ (۷) چال چلن نیز دینی حالت کے متعلق امیر/ پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق۔

چونکہ انسپکٹران کا کام جماعتوں میں دورہ جات کا ہوگا اس لئے علاوہ دیگر کوائف کے مندرجہ ذیل امور کو بھی مدِّنظر رکھ کر درخواستیں بھجوائیں:۔

۱۔ عمر ۲۰ سال سے ۳۵ سال تک ۲۔ تعلیم کم از کم میٹرک ۳۔ مسوّدہ لکھنے کا ملکہ رکھتے ہوں ۴۔ نماز باجماعت، شعائرِ اسلامی کے پابند ہوں۔ ۵۔ نمازِ جنازہ پڑھا سکتے ہوں خطبہ جمعہ دے سکتے ہوں۔ دینی معلومات رکھتے ہوں۔

امیدواران مورخہ ۱۸؍۶؍۷۷ کی صبح کو نظارت بیت المال آمد میں پہنچ جائیں۔

۱۸؍۶؍۷۷ - تحریری امتحان آٹھ بجے صبح

۱۹؍۶؍۷۷ - انٹرویو آٹھ بجے صبح

(نوٹ) امیدواران کاغذ قلم ہمراہ لائیں۔ نظارت ہذا اخراجات آمد و رفت کی ذمہ دار نہ ہوگی۔

(ناظر بیت المال آمد و سیکرٹری کمیشن)


## تلاش گمشدہ

چار چابیوں کا ایک گچھا جدید پریس سے دار الصدر آتے ہوئے راستہ میں کہیں گر گیا ہے۔ جس کسی کو ملا ہو درج ذیل پتہ پر پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔

مرزا لطف الرحمٰن

نزد کے جی سکول دار الصدر۔ ربوہ

## دس جون تک خاص رعایت

تیار برائلر چوزے لذیذ گوشت کے لئے

نرخ ۷ء۳ کلو (فی من) -/۴۰۰ روپے

خلیل پولٹری فارم

دار الفضل نزد بھٹہ جات ربوہ


رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

مفت جنتری ۱۹۷۷ء مفید طبی معلومات کے ساتھ خط لکھ کر طلب کریں۔ منیجر ناصر دواخانہ گولبازار۔ ربوہ